محمود، فاروق، فرزانہ، انسپکٹر جمشید
آفتاب، آصف، فرحت، انسپکٹر کامران مرزا
اور شوکی برادرز کی مشترکہ مہم

برف کے اُس پار

خاص نمبر



اشتیاق احمد

maktabaqudd...com

CamScanner

محمود، فاروق، فرزانہ، انسپکٹر جمشید
آفتاب، آصف، فرحت، انسپکٹر کامران مرزا
اور شوکی برادرز کی مشترکہ مہم

برف کے اُس پار

خاص نمبر

maktabaquddusia.com

اشتیاق احمد

بچوں کا کتاب گھر
www.kitaabnagar.com

CamScanner

حدیث شریف

بیماری اور اُس کی دَوا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

کیا میں تم کو تمھاری بیماری اور دَوا بتاؤں؟

سُن لو! بیماری گناہ ہیں اور دَوا اِستغفار ہے۔

الجامع لشعب الایمان، السابع والاربعون من شعب: 6746

ناول پڑھنے سے پہلے یہ دیکھ لیں کہ.....

- یہ وقت نماز کا تو نہیں.....!
- آپ کو اسکول کا کوئی کام تو نہیں کرنا .....!
- آپ نے کسی کو وقت تو نہیں دے رکھا.....!
- آپ کے ذمہ گھر والوں نے کوئی کام تو نہیں لگا رکھا .....!

اگر ان باتوں میں سے کوئی ایک بات بھی ہو تو ناول الماری میں رکھ دیں...

پہلے نماز اور دوسرے کاموں سے فارغ ہو لیں، پھر ناول پڑھیں۔ شکریہ!

مخلص: اشتیاق احمد

maktabaquduria.com

CamScanner

پُراسرار بے ہوشی

فاروق احمد بھٹی نے اس گاڑی کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا... رات کا ایک بجا تھا، شدید سردی کے دن تھے اور اپنی چیک پوسٹ پر وہ تنہا کھڑا تھا... کہ وہ سیاہ رنگ کی کار آ کر رکی... اس کے شیشے چڑھے ہوئے تھے... اور اندر ڈرائیور کی سیٹ پر بیٹھا ہوا شخص نظر نہیں آ رہا تھا... اس کی حیرت کا سبب وہ گاڑی تھی... اس نے اپنی زندگی میں پہلے کبھی اس قسم کی گاڑی نہیں دیکھی تھی... ایک عمر گزر گئی تھی، اسے چیک پوسٹوں پر ڈیوٹی دیتے ہوئے... وہ ایک آفیسر کمانڈو تھا... اپنے وطن سے محبت کرنے والا اور اس کی خاطر جان تک دینے کا جذبہ رکھنے والا... کسی گاڑی پر اسے شک گزرتا تو وہ چیک کیے بغیر کبھی اسے جانے نہ دیتا... اور اس قسم کی گاڑی تو اس نے پہلے کبھی دیکھی ہی نہیں تھی...

وہ بہت لمبوتری سی کار تھی... بالکل زمین سے لگی محسوس ہو رہی تھی، اس کی چوڑائی بہت کم تھی... لمبوتری ہونے کے ساتھ ساتھ وہ بالکل گولائی میں بھی تھی مستطیل گولائی کہہ سکتے تھے اس کو...

فاروق احمد نے ٹھک ٹھک کر کے شیشہ گرانے کا اشارہ کیا... دوسرے ہی لمحے شیشہ تھوڑا سا نیچے ہوا اور پھر وہ زور سے اچھلا... اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں... دوسرے ہی لمحے وہ تڑ سے گرا اور بے ہوش ہو گیا۔

ہوش آیا تو اس کے ماتحت اس پر جھکے ہوئے تھے... وہ اسے اٹھا کر کیبن میں لائے تھے... جب وہ ڈیوٹی پر تنا کھڑا تھا تو اس کے ماتحت کیبن میں بیٹھے آگ تاپ رہے تھے... انہیں فاروق احمد کی یہ عادت بہت بری لگتی تھی... بھئی لوہے کے پائپ کے ذریعے سڑک تو رکی ہوئی تھی ہی... کوئی گاڑی آئے گی تو اس کو توڑ کر تو گزر نہیں جائے گی... اسے رکنا ہی پڑے گا... اور وہ باہر نکل کر اس کی تلاشی لے سکتے ہیں، لہٰذا اس غضب کی سردی میں باہر کھڑے ہونے کی کوئی ضرورت نہیں تھی...

یہ خیالات اس کے ماتحتوں کے تھے... اس کے نہیں، اس کا کہنا تھا... ڈیوٹی ڈیوٹی ہے... اور ہماری ڈیوٹی کیبن کے اندر بیٹھنے کی نہیں ہے... کھڑے ہو کر ڈیوٹی دینے کی ہے... چاہے آٹھ گھنٹے کی ڈیوٹی کے دوران

ایک گاڑی بھی نہ گزرے... اس کے ماتحت اس پر مسکرا دیا کرتے تھے... لیکن اسے ان کے مسکرانے کی ذرا بھی پروا نہیں تھی... ویسے اس کے ماتحت اس سے بہت محبت کرتے تھے... کیونکہ وہ ایک بہترین انسان تھا... وطن سے محبت تو کرتا ہی تھا... اپنے ماتحتوں سے بھی بہت اخلاق سے پیش آتا تھا۔

''وہ... وہ کار...''

''کار... نہیں تو سر... وہاں تو کوئی کار نہیں تھی... آپ ہمیں کھڑے نظر نہ آئے تو ہم نے باہر نکل کر دیکھا... آپ بے ہوش پڑے تھے۔'' ایک نے بتایا۔

''اور وہاں کوئی کار نہیں تھی؟''

''جی نہیں... بالکل نہیں۔'' وہ سوچ میں ڈوب گیا... ان لوگوں کو بتائے یا نہ آخر اس نے یہی فیصلہ کیا کہ بتا دے۔

''سنو! ایک سیاہ رنگ کی کار آ کر رکی تھی... بہت لمبوتری اور گولائی میں... زمین سے بالکل چپکی ہوئی لگ رہی تھی... مطلب یہ کہ اوپر کو اٹھی ہوئی نہیں تھی... اس کے شیشے چڑھے ہوئے تھے... ظاہر ہے... اتنی سردی میں شیشے گرا کر کون سفر کر سکتا ہے... میں نے شیشہ گرانے کے لئے ٹھک ٹھک کی... شیشہ تھوڑا سا نیچے سرکا... پھر جانتے ہو... میں نے کیا دیکھا؟''

''کیا دیکھا؟'' وہ ایک ساتھ بولے۔

''میں نے کار میں ایک عجیب و غریب قسم کا انسان دیکھا... کم از کم وہ اس دنیا کا انسان ہرگز نہیں تھا... اس کا سر بالکل گول... فٹ بال جیسا تھا... فٹ بال پر آنکھیں، منہ، ناک اور سر پر بال نظر آ رہے تھے... باقی جسم میں دیکھ ہی نہ سکا... شاید میں بے ہوش ہو گیا تھا۔''

''یہ ٹھیک ہے سر... آپ بے ہوش ہو گئے تھے، لیکن سردی سے... آپ نے ضرور بے ہوشی کے عالم میں خواب دیکھا ہے، کیونکہ ہمارے ملک میں نہ تو اس قسم کی کاریں کہیں ہیں... نہ اس قسم کے گول سروں والے انسان۔'' ایک بولا۔

''میں جانتا تھا... تم یہی کہو گے... خیر...'' وہ کندھے اچکا کر رہ گیا...

اس کے ماتحت مسکرا دیئے...

دوسرے دن پھر بالکل ٹھیک ایک بجے رات کو... بالکل ویسی ہی کار آ کر رکی... فاروق احمد بھٹی نے ایک بار پھر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس کار کو دیکھا اور اندر کی طرف دوڑ لگا دی... کیبن کے دروازے پر جاتے ہی اس نے کہا:

''آؤ... آ کر خود دیکھ لو... کل والی کار پھر آئی ہے... آج تم بھی اس میں بیٹھے ہوئے شخص کو دیکھ لو۔''

حیرت در حیرت

آدھ گھنٹہ بعد انہیں ہوش آیا۔

''اف میرے مالک... یہ سب کیا ہے... وہ تو واقعی اس زمین کی مخلوق نہیں تھی۔'' فاروق کی کانپتی ہوئی آواز سنائی دی... اس کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی...

''اور وہ کار... ہم نے اپنی زندگی میں ایسی کار کبھی نہیں دیکھی۔'' محمود بولا۔

''اس کا مطلب ہے... اس بار ہمارا واسطہ کسی دوسرے سیارے کی مخلوق سے پڑنے والا ہے۔'' فرزانہ نے کہا۔

''سوال یہ ہے کہ وہ ہر روز رات کو ایک بجے یہاں سے کیوں گزرتی ہے؟'' فاروق بولا۔

''اس سے بھی زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ شیشہ سرکتے ہی... اسے دیکھنے والے بے ہوش کیوں ہو جاتے ہیں؟''

''ارے ہاں... ہم کیبن والوں سے پوچھتے ہیں۔''

وہ کپڑے جھاڑتے ہوئے اٹھے اور پھر چونک اٹھے... ان کے منہ سے ایک ساتھ نکلا:

''ارے... فاروق احمد بھٹی کہاں ہیں؟''

''شاید کیبن میں ان کے ساتھی اٹھا کر لے گئے۔''

وہ کیبن کی طرف لپکے... اور یہ دیکھ کر چکرا گئے کہ وہاں فاروق احمد بھٹی کے سبھی ماتحت بے ہوش پڑے تھے اور ان میں فاروق احمد نہیں تھا۔

''یہ... یہ کیا... فاروق احمد بھٹی تو ان میں نہیں ہیں۔'' محمود نے کہا۔

''کیس باقاعدہ شروع ہو گیا۔'' فاروق بڑبڑایا۔

''اور یہ بے قاعدہ کب شروع ہوا تھا۔'' فرزانہ نے منہ بنا کر کہا۔

اسی وقت انہوں نے آنکھیں کھول دیں...

maktabaghulghusia.com

''اف مالک... یہ ہمیں... کیا ہو گیا تھا۔'' ان میں سے ایک نے کانپ کر کہا۔

''آپ کو کیا ہو گیا تھا؟''

''پتا ہی نہیں چل سکا... کار آ کر رکی... شیشہ سرکا اور پھر آپ لوگوں کو ہم نے گرتے دیکھا... ساتھ ہی اس مخلوق کی نظریں ہماری طرف اٹھ گئیں... اس نے کار کا رخ کیبن کی طرف کر دیا... ہم گھبرا گئے... اس سے پہلے کہ کیبن سے نکل کر ادھر ادھر بھاگ سکتے... نہ جانے ہمیں کیا ہوا... ہم گرتے چلے گئے۔''

''مطلب یہ کہ آپ لوگ ہم سے کچھ دیر بعد بے ہوش ہوئے۔'' محمود نے کہا۔

''جی ہاں!'' ایک بولا۔

''اور اتنی ہی دیر بعد ہوش میں آئے ہیں۔'' فرزانہ بولی۔

''جی کیا مطلب؟'' وہ چونکے۔

''لیکن سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ آپ کے آفیسر فاروق احمد بھٹی غائب ہیں۔''

''جی... کیا مطلب؟''

''ہم نہیں جانتے... وہ کہاں ہیں۔''

''بے ہوش تو وہ آپ کے ساتھ ہی ہوئے تھے۔'' ان میں سے ایک نے حیران ہو کر کہا۔

''ہوں... یہ مسئلہ پیدا ہو گیا... اب ہمیں پہلے فاروق احمد بھٹی صاحب کو تلاش کرنا ہوگا... ان کے گھر والے بہت پریشان ہوں گے... مہربانی فرما کر ان کے گھر کا پتا تو بتا دیں۔''

''ضرور کیوں نہیں... گرین ٹاؤن میں مکان نمبر ۹۱۳۔''

''بہت بہت شکریہ... ان کی طرف سے آپ کو کوئی پیغام ملے تو ہمیں اس نمبر پر اطلاع کر دیجئے گا۔'' محمود نے اپنا کارڈ ایک کو دیتے ہوئے کہا۔

''جی بہتر!'' اس نے کہا۔

''اور آپ اپنے ہیڈ آفس میں بھی اس واقعے کی رپورٹ کر دیں۔''

''جی اچھا۔''

اب تینوں گرین ٹاؤن پہنچے... مکان نمبر ۹۱۳ تلاش کرنے میں انہیں دقت نہ ہوئی... محمود نے آگے بڑھ کر دستک دی... جلد ہی دروازہ کھلا...

دوسرے لمحے وہ بری طرح اچھلے... فاروق احمد بھٹی ان کے سامنے موجود تھے۔

O